السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(علم حاصل کرو خواہ اس کے لیے تمہیں چین جانا پڑے۔ (کشف المحجوب، پہلا باب

کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ کتاب حدیث میں موجود ہے خواہ ضعیف ہی ہو؟

۲۔ ((ومن كان لا يرى فى الدماء الخارجة من غير المخرجين الوضوء طاؤس ويحيى بن سعيد الانصارى وربيعة بن ابى عبد الرحمن كذا قال عبد البر فى الاستذكار وذكر العينى فى البناية انه قول ابن عباس وعبد الله وجابر

اگر یہ علمی طور پر درست ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا تو ترجمہ فرما دیں۔

۳۔ ((الجذع عند اهل اللغة من الشاة ما تمت له سنة وبلغت فى الثانية ومن البقر ابن سنة ومن الابل ابن اربع سنين وفى اصطلاح الفقهاء الجذع من الضان ما تمت له ستة شهر وهو الراجح عند الحنفية وقال بعضهم ما تمت سبعة اشهر وقيل ستة او سبعة والتقييد بالضان لان الجذع من الابل والبقر والغنم لا يجزء منها الا الثنى)) (تعليق المجد: ۲۸۰)

الجذع کی تعریف اگر درست ہے تو ترجمہ فرما دیں ورنہ نہیں۔

۴۔ ((النعلين) هو ان يكون قد لبس النعلين فوق الجوربين فقد اجاز المسح على الجوربين جماعة من السلف وذهب اليه نفر من فقهاء الامصار منهم سفيان الثورى واحمد واسحاق وقال مالك والاوزاعى والشافعى لا يجوز المسح على الجوربين قال الشافعى الا اذا كانا منعلين يمكن متابعة المشى فيهما وقال ابو يوسف ومحمد يمسح عليهما اذا كانا ثخينين لا يشفان)) (طاہر ندیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(اطلبوا العلم ولو بالصين)) بے اصل، موضوع اور باطل روایت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: سلسلة احادیث الضعیفہ للمحدث الألبانی رحمہ اللہ تعالیٰ (۱، ۶۰۰، ح: ۴۱۶

۲۔ سبیلین کے علاوہ بدن کے کسی حصہ سے نکلنے والے خون سے جو وضوء کرنے کے قائل نہیں ان میں سے طاؤس، یحییٰ بن سعید الانصاری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن بھی ہیں، ابن عبدالبر نے استذکار میں ایسے ہی کہا ہے اور عینی نے بنایہ میں ذکر کیا کہ یہ ابن عباس، عبداللہ اور جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔ (شاید جابر بن عبداللہ ہے)

۳۔ جذع اہل لغت کے ہاں بکری اور بھیڑ کی جنس سے وہ ہے جس کی عمر ایک سال پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور گائے کی جنس سے دو سال کا اور اونٹ کی جنس سے چار سال اور فقہاء کی اصطلاح میں جذع بھیڑ کی جنس سے وہ ہے جو پورے چھ ماہ کا ہو اور یہی قول حنفیہ کے نزدیک راجح ہے اور ان کے بعض نے کہا سات ماہ کا اور کہا گیا ہے کہ چھ یا سات ماہ کا اور بھیڑ کی قید اس لیے ہے کہ اونٹ، گائے اور بکری کی جنسوں سے جذع کفایت نہیں کرتا، ان تینوں جنسوں سے صرف ثنی (دو دانتا) ہی کفایت کرتا ہے۔

جذع کی تعریف میں اہل لغت کا مذکور بالا قول درست ہے۔ فقہاء کی اصطلاح والی بات عجیب ہے کیونکہ کتاب وسنت میں شرعی معانی کا اعتبار ہے اگر الفاظ شرعی معانی رکھتے ہوں ورنہ لغوی معانی کا اعتبار ہے۔

۴۔ (النعلین) وہ ہے کہ اس نے جوتے جورابوں کے اوپر پہنے ہوں اور جورابوں پر مسح کو سلف کی ایک جماعت نے جائز قرار دیا ہے اور شہروں کے فقہاء کا ایک گروہ اس کی طرف گیا ہے ان سے سفیان ثوری، احمد اور اسحاق ہیں اور مالک، اوزاعی اور شافعی نے کہا جورابوں پر مسح جائز نہیں۔ شافعی نے کہا مگر وہ جورابیں منعل ہوں جن میں مسلسل لگاتار چلنا ممکن ہو اور ابو یوسف اور محمد نے کہا ان پر مسح کرلے جب وہ موٹی ہوں شفاف نہ ہوں۔

۵،۱۲،۱۴۲۱ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص810